طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مجلس سوال و جواب

ان presentations کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا جس میں مختلف طالبات نے مذہب کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی اور علوم کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات پوچھے۔

۞...... **میڈیسن پڑھنے والی ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اگر کسی مریض کی صحت اتنی بگڑ جائے کہ وہ صرف مشینوں پر ہی زندہ ہو اور اس کی ذہنی activity بھی زیرو ہو۔ تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر برین (brain) dead ہو جائے اور آپ اس کو آرٹیفیشل breathing کروا رہے ہیں اور اس کو ventilator پر رکھا ہوا ہے تو اس سے آپ بلاوجہ زندگی تو لمبی کرسکتی ہیں مگر زندگی کی quality نہیں بڑھا سکتیں۔ اس لئے اس کا فائدہ کوئی نہیں ہے۔ مجھ سے جب بھی کوئی مشورہ کرتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ چوبیس گھنٹے تک مشین لگاؤ اور پھر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو جاؤ اور چھوڑ دو کہ اس کا وقت آ گیا ہے۔ چوبیس گھنٹے سے زیادہ استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔ یہ بھی تکلیف دینے والی بات ہے۔ اگر بالفرض وہ مشین اتارنے کے بعد کچھ دیر زندہ رہ بھی جاتا ہے تو مریض کا برین تو damage ہوا ہوا ہے۔ سامنے نعش پڑی ہے جو سانس لے رہی ہے۔

اگر کوئی قومہ میں چلا جاتا ہے تو اس کا کیس different ہے۔ قومہ کی situation بالکل اور ہے۔

لیکن جب برین dead ہو جائے تو مشینوں پر نہیں رکھنا چاہئے۔ زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹے وہ بھی اپنی تسلی کیلئے کہ کاش ہم یہ کر لیتے تو یہ ہو جاتا۔

۞...... **اسی طالبہ نے سوال کیا کہ حضور انور نے خطاب میں فرمایا تھا کہ ہاتھ اور پاؤں سجے ہوئے ہوں تو وہ بھی زینت ظاہر کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ تو پھر جب ہم باہر جاتے ہیں تو نیل پالش وغیرہ بھی نہ لگایا کریں۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: زیادہ سجا کر نہ جایا کرو۔ سٹوڈنٹس کو تو ویسے بھی سادہ ہونا چاہئے۔ یہاں کے سٹوڈنٹس تو زیادہ casual رہتے ہیں۔ جتنے ہمارے ایشین یا پاکستانی سٹوڈنٹس فیشن کرتے ہیں، جرمن سٹوڈنٹس تو اتنا فیشن نہیں کرتے۔ اس لئے آپ بھی نہ کریں۔ ضروری تو نہیں ہے کہ رنگا رنگ کی سونے کی انگوٹھیاں پہن لیں اور اس کے اوپر مہندی لگا کر بن سنور کر پھرنا ہے۔ عید اور شادیوں کے موقع ہوتے ہیں اس وقت اور بات ہے۔ اس وقت کر لینا چاہئے۔ لیکن مستقل فیشن پر اتنا زیادہ جانا درست نہیں۔ اس ماحول میں جو اچھی چیز ہے وہ لے لو اور جو ان کا ننگ ہے اس کو چھوڑ دو۔

۞...... **پھر ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اس سال پوپ بینیڈکٹ اپنی کرسی چھوڑ گیا ہے۔ اپنے اس اقدام پر اس نے جو argument دیا اس کے بارے میں حضور کی کیا رائے ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں جرمنی میں بہت سارے کیتھولک اس کے followers ہیں ان میں سے ایک عورت کا بیان آیا تھا کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اگر پوپ نے پہلے کہا تھا کہ مجھے خدا نے بنایا ہے تو پھر اس نے خدا کی مرضی کے خلاف کیوں بات کی ہے؟ خدا نے تو اسے lifelong بنایا تھا۔ اور وہ اس کی وجہ سے بڑے shock میں چلی گئی تھی۔ اسی طرح کئی کیتھولک (Catholics) ہیں جو شاک میں چلے گئے تھے۔ یہ دوسرا کیتھولک پوپ ہے جس نے پچھلے پانچ سات سو سال میں چھوڑا ہے۔ بہرحال جب ان کا نظام کہتا ہے کہ چھوڑ دو تو چھوڑ دو لیکن پھر یہ نہ کہو کہ خدا نے بنایا ہے بلکہ کہو کہ میں بیمار ہو گیا ہوں اور یہ کام نہیں کر سکتا۔

۞...... **پھر اس بچی نے سوال کیا کہ اس کی جگہ جو نیا پوپ بنا ہے وہ کہتا ہے کہ میں غریبوں کا پوپ ہوں۔ اس کے بارہ میں حضور انور کا کیا خیال ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: اگر وہ غریبوں کا پوپ ہے تو بے شک خدمت کرے۔ ہم نے اس کو منع تو نہیں کرنا۔ اچھی بات ہے کہ غریبوں کا حق ادا کرے۔ لیکن اس طرح نہیں کہ جو عیسائی غریب ہیں ان کا حق ادا کر دیا اور باقیوں کا نہیں کیا۔ غریبوں کا پوپ ہے تو پھر ویسٹرن پاورز اور امیر ملکوں سے کہے کہ تم جو بے تحاشا grain ضائع کرتے ہو اور تم سمندر میں پھینک دیتے ہو۔ اور جو بے تحاشا دودھ اور مکھن اور پنیر ضائع کر دیتے ہیں وہ کھانے پینے کیلئے غریبوں کو دے دیں جہاں starvation ہے۔

۞...... **ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کیا جسم اور روح دونوں different مادے ہیں یا ایک ہی چیز کے دو حصے ہیں۔**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جسم میں روح ہوتی ہے اور روح کے لئے جسم کا ہونا ضروری نہیں۔ جب آپ کی وفات ہو جاتی ہے تو روح اپنی جگہ پر اللہ تعالیٰ کے پاس چلی جاتی ہے جہاں جزا سزا اور سوال و جواب ہوتے ہیں۔ لیکن بہرحال جسم کے اندر روح ہوتی ہے۔ جب uterus میں بچہ بن رہا ہوتا ہے اور ایک وقت کے بعد جب اس میں جان پیدا ہونی شروع ہوتی ہے تو اس وقت اس میں روح پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ پہلے دن سے ہی اس میں روح آ جاتی ہے اور آہستہ آہستہ develope ہوتی ہے۔ جب بھی اس میں زندگی کے آثار آ جائیں تو وہ دراصل روح ہی ہوتی ہے۔ جسم تو ایک مادی چیز ہے اور جو چیز زندگی ہے وہ روح ہے۔ تو یہ دونوں چیزیں اس طرح سے الگ الگ ہیں کہ جسم کے اندر روح ہے مگر روح کے اندر جسم کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ جب مادی جسم سے روح نکلتی ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگلے جہان میں جاؤ گے تو مختلف قسم کا جسم مل جائے گا اور وہ ایک روحانی جسم ہوگا جس کا تصور نہیں ہو سکتا۔

۞...... **پھر ایک طالبہ نے سوال کیا کہ ان سے ایک غیر از جماعت نے سوال کیا تھا جو بچوں پر ظلم ہوتا ہے تو اسلام اس کے بارہ میں کیا کہتا ہے؟ یہ ظلم کیوں ہوتا ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام نے اس کے متعلق کیا کہا ہے؟ جو ماں اپنے بچے کو مارتی ہے وہ ظلم کرتی ہے اور اس کو اس کی سزا ملے گی۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ بچوں سے شفقت کا سلوک کرو۔ اس میں بچہ کا تو کوئی قصور نہیں ہوتا بلکہ بڑوں کا پاگل پن ہوتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں اس کو شرک سمجھتا ہوں کہ بچوں کو بلاوجہ مارا جائے۔ ان کی تربیت کرنی ہے تو اصلاح کے لئے ان کو آرام سے، پیار سے سمجھاؤ اور پھر ان کے لئے دعا کرو۔ اگر تم لوگ سمجھتے ہو کہ تم مار کر بچے کی اصلاح کر لو گے تو اس کا مطلب ہے کہ تم خدا بننے کا دعویٰ کرنا چاہتے ہو۔ اور اسلام یہی کہتا ہے کہ خدا نہ بنو۔

۞...... **ایک طالبہ نے سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب جنگیں ہوا کرتی تھیں تو قیدی خواتین کو بانٹ دیا جاتا تھا تو کیا ان سے تعلق قائم کرنا جائز تھا؟ اور اگر خدانخواستہ آجکل کچھ ایسا ہوتا ہے تو کیا یہ اب بھی جائز ہوگا؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات یہ ہے کہ پہلے عربوں کا ایک رواج تھا کہ جنگیں ہوتی تھیں۔ جب ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ پر حملہ کرتا تھا یا آپس میں جنگیں اور لڑائیاں ہوتی تھیں تو دونوں قبیلے جس طرح ایک دوسرے کا مالِ غنیمت لوٹ لیتے تھے اسی طرح وہ لوگوں کو قیدی بھی بنا لیتے تھے۔ مرد غلام بن جاتے تھے اور عورتیں لونڈیاں بن جاتی تھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر کہا کہ اب سے غلامی کا دور ختم۔ آخری خطبہ جو حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا اس میں فرمایا کہ کوئی غلام نہیں ہوگا اور کوئی لونڈی نہیں ہوگی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پہلے بھی غلام نہیں رکھا۔

جب کوئی قوم حملہ کرتی تھی تو اس وقت کے رواج کے مطابق کہ مردوں کو غلام بنا لیتے تھے اور عورتوں کو قیدی بنا لیتے تھے۔ اور پھر قیدی بنانے کے بعد ان کے متعلق قرآنِ شریف میں آتا ہے کہ تم ان سے شادیاں کر سکتے ہو۔ لونڈیوں سے حق مہر مقرر کرنے کا لکھا ہوا ہے کہ ان سے نکاح کرو۔ وہ نکاح کر لیتے تھے۔ لیکن پھر حد لگ گئی کہ تم اس سے زیادہ شادیاں نہیں کر سکتے۔ یہ نہیں کہ چار شادیاں آزاد عورتوں سے کر لیں اور چار شادیاں لونڈیوں سے۔ تو غلامی کے متلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں منع فرما دیا۔

۞...... **ایک طالبہ نے سوال کیا کہ خلفاء خاندان میں ہی کیوں ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ میرے جرمنی کے ہی خطبات اور ایڈریسز غور سے پڑھ لیں اور سن لیں تو آپ کو جواب مل جائے گا۔ میں نے پچھلے سال آرمی کے ہیڈ کوارٹر میں loyalty پر لیکچر دیا تھا۔ تو اس کے بعد وہاں مختلف لوگوں نے سوال کئے تھے اور ان میں ایک ایئرفورس کے کوئی کمانڈر بھی تھے جنہوں نے سوال کیا تھا کہ کیا کوئی یورپین بھی خلیفہ ہو سکتا ہے؟ تو میں نے ان کو جواب دیا تھا کہ یورپین کی کیا بات کرتے ہیں افریقن بھی خلیفہ ہو سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک سسٹم ہے۔ ایک الیکٹورل کالج ہے۔ اس میں کوئی پابندی نہیں ہے کہ فلاں شخص ہی خلیفہ بن سکتا ہے۔ اس الیکٹورل کالج (electoral college) میں مرکزی ناظران شامل ہوتے ہیں، وکلاء شامل ہوتے ہیں؛ مختلف ملکوں کے امراء شامل ہوتے ہیں۔ اس مرتبہ جو خلافتِ خامسہ کا انتخاب ہوا ہے اس میں غیر ملکی بھی شامل تھے۔ اس میں سینئر مشنریز کی بھی ایک پرسنٹیج شامل ہوتی ہے۔ اس کے باقاعدہ rules and regulations ہیں۔ باقاعدہ قاعدہ بنا ہوا ہے کہ مشنریز کی کتنی پرسنٹیج آئے گی۔ بڑے ملکوں کے امراء، پاکستان کے بعض بڑے ضلعوں کے امراء آئیں گے۔ اسی طرح مرکزی ناظران اور وکلاء میں سے آئیں گے۔ اب وہ الیکٹورل کالج ہی elect کرتا ہے۔ اس الیکٹورل کالج میں سارے پاکستانی تو نہیں تھے۔ وہاں کوئی کسی کو نہیں کہتا کہ کس کو ووٹ دینا ہے۔ پانچ یا سات نام پیش ہوتے ہیں۔ جب خلافتِ خامسہ کا انتخاب ہوا تو اس وقت بھی میرا خیال ہے سات نام پیش ہوئے تھے۔ یہ میرا خیال ہے کیونکہ جب میں نے اپنا نام سنا تو میرا سر جھک

گیا تھا۔ مجھے نہیں پتہ چلا کہ بعد میں کیا ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارے ایک عرب امیر جماعت ہیں انہوں نے کہا کہ میں یہ سوچ کر گیا ہوا تھا کہ میں نے فلاں شخص کے متعلق رائے دینی ہے اور اس کو ووٹ دینا ہے۔ لیکن وہاں جب نام پیش ہوئے اور میں نے دیکھا تو وہ میرے دل سے اُتر گئے اور زبردستی لگتا تھا کہ کوئی فورس ہے جو آپ کے نام پر ہاتھ کھڑا کرا رہی ہے۔ اسی طرح ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں ان کی جو پہلی اولاد تھی یعنی ان کے ڈائریکٹ بچے ان میں سے اس الیکٹورل کالج میں شامل ہوتے ہیں۔ تو ان میں سے بھی ایک نے کہا کہ میں فلاں آدمی کے حق میں ووٹ دینے کے لئے گیا تھا لیکن جب میں نے اس کا چہرہ دیکھا تو میں نے کہا کہ نہیں یہ نہیں ہوسکتا۔ اور پھر انہوں نے اپنی رائے دی۔ تو اللہ تعالیٰ دلوں میں ڈالتا ہے اور ہمارا یہی یقین ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور بندوں کو ایک ذریعہ بناتا ہے اور ان کے دلوں میں ڈالتا ہے۔ بہت سارے لوگوں نے اپنے واقعات لکھے ہوئے ہیں۔ الفضل میں بھی اور اور جگہوں پر بھی چھپے ہوئے ہیں۔ تو ان کے دلوں میں تحریک ہی ہوتی ہے کہ فلاں کو دینا ہے۔ انتخاب سے پہلے کوئی تحریک نہیں ہوتی۔ کوئی نام پیش نہیں ہوتے۔ وہیں پیش ہوتے ہیں۔ بند کمرہ ہوتا ہے۔ مجھ سے بعض عیسائی بھی پوچھتے ہیں کہ کس طرح انتخاب ہوتا ہے۔ تو میں کہہ دیتا ہوں کہ پوپ کی طرح کا ہی بند کمرے میں انتخاب ہوتا ہے لیکن بغیر smoke کے ہوتا ہے۔ اور جو بھی ہوتا ہے تین چار گھنٹے میں فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے خلیفہ کوئی بھی ہوسکتا ہے۔ بندھا ہوا تو نہیں ہے کہ ضرور خاندان سے ہی ہونا ہے یا پاکستان میں سے ہونا ہے۔ افریقن بھی ہوسکتا ہے۔ اور خلیفۃ المسیح الاول تو خاندان میں سے نہیں تھے۔ باقی ہمارا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے۔

۞...... **پھر ایک طالبہ نے سوال کیا کہ partition سے پہلے جب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے بہت زیادہ مدد کی تھی کہ پاکستان بن جائے۔ لیکن اگر آج دیکھا جائے کہ پاکستان کے کیا حالات ہیں تو اس وقت پاکستان بنانے میں کیا حکمت تھی؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت بھی کہا تھا کہ مجھے پتہ ہے کہ بعض مسلمان گروپ اور بعض ایسے طبقے ہیں جنہوں نے پاکستان میں ہماری شدید مخالفت کرنی ہے اور ہوسکتا ہے کہ احمدیوں پر بعض زیادتیاں بھی ہوں۔ لیکن وہاں چونکہ مسلمانوں کا سوال تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا سوال تھا اس لئے ہم بہرحال مسلمان ہیں اور ہم نے ہر حال میں مسلمانوں کا ساتھ دینا ہے۔ باقی یہ لوگ اگر احمدیوں کو صحیح نہیں رکھیں گے تو ختم ہو جائیں گے۔ ہمیں تو کچھ نہیں ہوگا۔ وہ خود ہی ختم ہو رہے ہیں۔

۞...... **ایک طالبہ نے کہا کہ وہ اسلامیات پڑھ رہی ہیں۔ الحمدللہ جرمنی میں لوگ ہماری جماعت سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے دلوں میں ہم بیعت کا جذبہ کس طرح پیدا کر سکتے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کہہ دیا ہے کہ بیعت کے جذبے تم نے نہیں بھرنے۔ تمہارا کام تبلیغ کرنا ہے۔ تم کئے جاؤ۔ جس کو ہدایت دینی ہوگی میں خود دوں گا۔

حضور انور نے فرمایا: دوسری بات یہ کہ جماعت تو ان کو اچھی لگتی ہے لیکن کیا ان کو خدا پر بھی یقین ہے؟ جن کو خدا پر یقین نہیں ہے وہ ایک انسانیت کے ناطے تمہاری جماعت کو ایک گروپ کی حیثیت سے، ایک کمیونٹی کی حیثیت سے اچھا سمجھتے ہیں لیکن ان کو مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تو پہلے ان کی مذہب کے ساتھ دلچسپی پیدا کرواؤ۔ خدا کی ہستی کا یقین پیدا کرواؤ۔ اس لئے آج میں نے دوپہر کو جو ایڈریس کیا تھا اس میں یہی تھا کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ اس کی کیا کیا صفات ہیں اور وہ کیسے کیسے معجزے دکھاتا ہے۔ وہ جب یہ بات مان جائیں گے تو خود ہی آ جائیں گے۔ بہرحال آپ کا کام تبلیغ کرنا ہے۔ یہاں بھی ستر فیصد آبادی خدا پر یقین چھوڑتی جا رہی ہے۔ وہ جب بھی مذہب کی طرف دوبارہ آئیں گے تو اس gap کو انشاء اللہ تعالیٰ احمدی پُر کریں گے۔

۞...... **ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میں جب بھی یونیورسٹی میں نماز پڑھنا چاہتی ہوں تو اُدھر بہت سے سنی اور ترکی ہیں وہ مختلف طریق سے نماز پڑھتے ہیں۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مختلف لوگ ہیں۔ افریقہ میں چلے جاؤ تو وہاں مالکی ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اوپر بھی باندھے۔ درمیان میں بھی باندھے اور نیچے بھی باندھے۔ لیکن کسی سے ڈر کر کوئی طریقہ نہیں اپنانا۔ اپنی مرضی سے جس طرح آسانی ہے اس طرح ہاتھ باندھ لیں۔

۞...... **ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اسلام میں بزنس کے منافع کی کوئی شرح مقرر ہے؟**

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کہتا ہے کہ آپ بزنس کریں اور اس پر جو منافع ہے وہ لیں۔ پہلے ہی سے منافع فکس کرنا جائز نہیں۔ وہ سود ہے اور سود حرام ہے۔ اگر ساٹھ فیصد منافع ہوتا ہے تو ساٹھ فیصد لے لیں۔ اگر بیس فیصد ہوتا ہے تو بیس فیصد لے لیں اور اگر نقصان ہوتا ہے تو نقصان برداشت کریں۔

۞...... **ایک بچی نے سوال کیا کہ میں وکالت پڑھ رہی ہوں۔ کیا پڑھائی کرنے کے بعد جج بن سکتی ہوں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وکالت پڑھ کر گھر بیٹھ کر عورتوں کے حقوق کیلئے کام کریں۔ جج نہ بنیں۔ رہنے دیں۔

۞...... **ایک طالبہ نے سوال کیا کہ پاکستان میں احمدی ووٹ نہیں دیتے جس پر لوگ کہتے ہیں کہ جماعت اپنے حق کے لئے آواز نہیں اُٹھاتی۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں آواز اُٹھانے کا موقع ہوتا ہے وہاں ہم آواز اُٹھاتے ہیں۔ اور جہاں تک ووٹ دینے کا سوال ہے تو میری جو مختلف پریس کانفرنسز ہوئیں اور بیانات آئے ہیں وہ اگر آپ نے سنے ہوں تو آپ کو جواب مل جائے گا۔ ووٹ ہم اس لئے نہیں دیتے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر تم نے ووٹ دینا ہے تو اپنے آپ کو غیر مسلم ڈکلیئر (declare) کر کے دو یا پھر جو declaration میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جو گندی زبان استعمال کی گئی ہے اس پر دستخط کرو۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہوئی ہے۔ ان کو مانا ہوا ہے۔ اس لئے ہم اس پر دستخط نہیں کر سکتے اور نہ ہی اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کر سکتے ہیں کیونکہ ہم کلمہ پڑھنے والے ہیں۔ اس لئے ہم یہی کہتے ہیں اور یہی آواز اُٹھاتے ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ جہاں بھی میرا لیڈروں سے واسطہ پڑتا ہے اور اخباروں سے بھی یہی کہتا ہوں کہ پارلیمنٹ نے اگر ہمیں غیر مسلم قرار دے دیا تو بے شک ہمیں غیر مسلم کہتے رہیں۔ وہ ہمیں جو مرضی سمجھتے رہیں۔ لیکن ہم سے یہ زبردستی کہلوانا کہ ہم غیر مسلم ہیں تو ہم یہ نہیں کریں گے۔ جب تک غیر مسلم کے طور پر ہمیں ووٹ دینے کا کہا جائے گا ہم نہیں دیں گے۔ تو باقی چیزیں چھوڑیں، پاکستان میں پاکستانی شہری ہونے کی حیثیت سے ووٹ کے لحاظ سے مذہب کا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مظلوم کی آواز سنتا ہے تو ایک وقت آئے گا جب یہ ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ قوموں کی زندگی میں تیس چالیس سال اس طرح کے آجانا کوئی ایسی بات نہیں ہوتی۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اچھا وقت آجائے گا۔

۞...... **ایک بچی نے سوال کیا کہ جو بچوں کو vaccination وغیرہ لگاتے ہیں کیا وہ لگانی چاہئیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ضرور لگوانی چاہئیں۔ بعض چیزیں ہیں جن پر ابھی تک پورے تجربے نہیں ہوئے وہ نہ لگوائیں لیکن جو گورنمنٹ کہتی ہے جیسے بعض ماؤوں کو بھی لگواتی ہے تو وہ کروا لینی چاہئے۔ اسی طرح بچوں کیلئے مختلف doses ہوتی ہیں۔ جیسے پہلے مہینہ، پھر دوسرے مہینہ اور اسی طرح پھر سال کے بعد، پھر تین سال کے بعد تو یہ ساری کروانی چاہئیں۔

۞...... **ایک طالبہ نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ دنیا کے حالات بہت تیزی سے خراب ہو رہے ہیں اور تیسری جنگِ عظیم بہت قریب ہے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: جو حالات اور جو آثار ہیں وہ ظاہر کر رہے ہیں کہ بہت قریب آ رہی ہے۔ اور اب تو بہت سے دوسرے لوگوں نے بھی کہنا شروع کر دیا ہے۔ بلکہ پچھلے دنوں رشیا کے فارن منسٹر نے بھی اس طرح کی statement دی تھی کہ اگر سیریا کو انہوں نے زیادہ چھیڑا تو ایک عالمی جنگ شروع ہو جائے گی۔ تو حالات تو ایسے ہی ہیں۔ اب سیریا میں بھی حالات اسی طرف جا رہے ہیں۔ ترکی میں بھی شروع ہو گیا ہے۔ سارے مسلمان ملکوں میں اس طرح ہو رہا ہے۔ لیکن میں نے یہ بھی نہیں کہا کہ یہ ایسی تقدیر ہے جو ٹل نہیں سکتی۔ میں نے تو یہ بھی کہا تھا کہ دعا کریں کہ ٹل جائے۔

۞...... **ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا اسلامی حکومت میں مذہب اور حکومت علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خلافت کا تو حکومت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

۞...... **ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا ان رشتہ داروں کو جو جماعت پر اعتراض کرتے رہتے ہیں جلسہ پر آنے کی دعوت دینی چاہئے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وہ آنا چاہیں تو جماعت کو بتا کر، جماعت کے نظام سے اجازت لے کر کہ یہ ہمارے عزیز ہیں اور غیر احمدی ہیں ان کو لے کر آئیں اور جلسہ میں شامل کریں۔ وہ اعتراض بے شک کرتے رہیں بس وہ شرارت نہ کریں۔ ربوہ میں بہت سارے لوگ جلسہ پر آتے تھے اور قادیان میں بھی آتے تھے۔ بعض تو زبردستی اپنے رشتہ داروں کو لے کر آتے تھے۔ اس کے بعد یا تو اعتراض سے ان کے منہ بند ہو جاتے تھے یا وہ بیعت کر کے چلے جاتے تھے۔

۞...... **ایک بچی نے سوال کیا کہ مربیان سلسلہ کی بیویوں کو پڑھائی میں مضامین کا انتخاب کرتے ہوئے کن مضامین کی طرف توجہ دینی چاہئے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دین کا علم تو بہرحال حاصل کرنا چاہئے۔ دینی علم سب سے زیادہ ضروری ہے۔ ان کے لئے بہتر یہی ہے کہ پڑھ لکھ کر پھر گھر کو سنبھالیں۔

طالبات کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ پروگرام نو بج کر پچاس منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔